فون نمبر ۹۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

یوم شنبہ — ۱۲ ربیع الاول ۱۳۸۱ھ

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ایک آنہ ۷ پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

جلد ۵۰/۱۵ ۔ ۲۶ ظہور ۱۳۴۰ ہش ۔ ۲۶ اگست ۱۹۶۱ء ۔ نمبر ۱۹۶

REGD. No. L. 5254

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

نخلہ ۲۴ اگست بوقت ۱۱ بجے دن

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی اور کام والی لمبی زندگی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی زندہ رسول ہیں کیونکہ آپ کا فیض ہمیشہ ہمیش کے لئے جاری ہے

آپ سب سے زیادہ نافع الناس وجود ہیں دنیا اور انسانیت کی بقا آپ کے وجود کے ساتھ ہی وابستہ ہے

یوم سیرۃ النبی کے موقعہ پر ربوہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرۃ مقدسہ پر ایمان افروز تقاریر

ربوہ — نظارت اصلاح و ارشاد کی زیر ہدایت مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۶۱ء مطابق ۱۲ ربیع الاول ۱۳۸۱ھ یوم سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک تقریب کے موقعہ پر مسجد مبارک ربوہ میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس میں علمائے سلسلہ نے سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرت مقدسہ پر ایمان افروز تقاریر کے دوران اس امر کو بڑی خوبی اور عمدگی سے بیان کیا کہ صرف اور صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی زندہ رسول ہیں کیونکہ آپ کا فیض ہمیشہ ہمیش کے لئے جاری ہے۔ آپ ہی تخلیق کائنات کی علت غائی ہیں اور آپ ہی وہ نور ہیں جس سے پوری کائنات نور حاصل کرتی ہے اس لئے دنیا اور انسانیت کی بقا آپ ہی کے وجود کے ساتھ وابستہ ہے۔ یہ دنیا ختم نہیں ہوگی جب تک کہ تمام قومیں اور ان قوموں کا ایک ایک فرد آپ پر ایمان لا کر آپ کے سب سے زیادہ نافع الناس اور سب سے زیادہ فیض رساں وجود ہونے کا اقرار نہ کرے گا۔

کل یہاں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے دفاتر اور جملہ تعلیمی ادارہ جات میں عام تعطیل رہی تا کہ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسہ میں شریک ہو کر آنحضورؐ کی حیات طیبہ اور سیرت مقدسہ کے تذکار مقدس سے مستفید ہونے کی سعادت حاصل کر سکیں۔

جلسہ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام مسجد مبارک میں محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور خارجہ کی زیر صدارت ساڑھے سات بجے صبح تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا جو مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم حمید الدین صاحب انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان اقدس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ پر تقاریر ہوئیں۔ جن میں فاضل مقررین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالکر آپ کے انتہائی ارفع و اعلیٰ مقام، فہم و ادراک سے بالا شان، آپ کی بے مثال قوت قدسیہ، دنیائے انسانیت پر آپ کے احسانات اور آپ کے اخلاق فاضلہ کو احسن پیرائے میں بیان کیا اور اس طرح قرآن مجید کی آیات، احادیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم اور تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں واضح کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی صفات الٰہیہ کے مظہر اتم ہیں۔ بجز آپ کے انسان کامل اور کوئی نہیں دنیا آپ کی لائی ہوئی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر ہی حقیقی امن اور حقیقی صلح و آشتی سے ہمکنار ہو سکتی ہے۔ سب سے پہلے مکرم مولوی نور الدین صاحب منیر مبلغ مشرقی افریقہ نے غیر مسلموں کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سلوک" پر تقریر کی اور اس بارہ میں آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کا بے مثال اسوہ پیش کیا۔ آپ کے بعد مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امن عالم کے متعلق پر حکمت تعلیم" کے موضوع پر حاضرین سے خطاب کیا اور آنحضورؐ نے قیام امن کے جو اصول بیان فرمائے ہیں ان پر روشنی ڈالی۔

بعد ازاں مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے "زندہ رسول" کے موضوع پر ایک مبسوط پر مغز اور ایمان افروز تقریر فرمائی جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا زندہ رسول ہونا ثابت کیا۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب

کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۲۵ اگست ۷ بجے صبح (بذریعہ فون)

حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو کل بخار ۹۹.۴ تک ہو گیا اور طبیعت بہت خراب رہی۔ دل میں گھبراہٹ ہے۔ ضعف اور کمزوری بہت ہے۔ آج ہسپتال سے گھر لے آئیں گے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت نواب صاحب موصوف کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

مکرم مرزا عنایت اللہ صاحب وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

ربوہ ۔ نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ مکرم مرزا عنایت اللہ صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ مورخہ ۲۳/۲۴ اگست (مطابق ۱۱/۱۲ ربیع الاول ۱۳۸۱ھ) کی درمیانی شب گیارہ بجے کے قریب میو ہسپتال لاہور میں بعمر ۳۵ سال وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

تعلیم الاسلام کالج میں اساتذہ کی ضرورت

تعلیم الاسلام کالج میں مندرجہ ذیل مضامین میں اساتذہ کی ضرورت ہے۔ انگریزی۔ فزکس۔ فلاسفی۔ پولیٹیکل سائنس اور فارسی۔ تنخواہ حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ۔ صرف فرسٹ اور سیکنڈ کلاس حضرات درخواست دیں۔ انٹرویو کے لئے ۳۰ اگست ۱۹۶۱ء کو تشریف لائیں۔

(پرنسپل)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۶۱ء

افریقہ میں تبلیغ اسلام
اور
جماعت احمدیہ

آجکل افریقہ میں اسلام اور عیسائیت کے مقابلہ کا ذکر اخبارات میں کثرت سے آرہا ہے۔ ذیل میں ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ایک تقریر کا اقتباس درج کرتے ہیں:۔

"اللہ تعالےٰ نے وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ کی پیشگوئی پورا کرنے کے لئے ہمارے دل میں تحریک پیدا کی کہ ہم اپنے مبلغ افریقہ میں بھجوائیں چنانچہ نائیجیریا۔ گولڈ کوسٹ اور سیرالیون میں ہم اپنے مشن قائم کر چکے ہیں اور اب لائبیریا اور کچھ فرنچ علاقے ایسے ہیں۔ جن میں مبلغ بھجوائے جائیں گے اس طرح مغربی افریقہ میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایسی بیداری پیدا ہو رہی ہے کہ جس کی مثال پہلے کسی زمانہ میں نہیں ملتی۔ ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا چرچ آف انگلینڈ نے ایک مشن اس غرض کے لئے مقرر کیا تھا کہ وہ یہ تحقیق کرے کہ کیا وجہ ہے کہ افریقہ میں عیسائیت کی ترقی رُک گئی ہے۔ اس کمیشن نے جو رپورٹ پیش کی اس میں چالیس جگہ یہ ذکر کیا گیا ہے کہ عیسائیت کی ترقی کا رکنا محض اس وجہ سے ہے کہ افریقہ میں احمدیہ مشن کثرت سے پھیل گئے ہیں۔ اور ان کا مقابلہ عیسائیت سے نہیں ہو سکتا۔

پس اللہ تعالےٰ کا یہ ایک بہت بڑا فضل اور احسان ہے کہ اس نے وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ کی پیشگوئی کو پورا کرنے کا ہمیں بھی ایک ذریعہ بنالیا۔ اور اپنے زمانہ میں بنایا۔ جبکہ ہماری تعداد صرف چند لاکھ ہے۔ چنانچہ ہماری جماعت کی طرف سے افریقہ میں متعدد مدارس کھل چکے ہیں۔ اور افریقن لوگوں میں بیداری کے آثار نظر آرہے ہیں"

(فرمودہ ۱۳ جنوری ۱۹۴۷ء)

یہ تقریر آپ نے ۱۹۴۷ء میں قادیان میں فرمائی تھی۔ اس وقت افریقہ اتنا بیدار نہیں ہوا تھا جتنا کہ وہ آجکل ہے۔ بیسیوں افریقی ملک چند گزشتہ سالوں میں آزاد ہو چکے ہیں۔ اس طرح افریقہ میں یورپین اقوام کا اثر اور بھی کم ہو گیا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ۱۹۴۷ء کی نسبت آج ان ممالک میں بہت زیادہ مضبوط ہو گئی ہے۔ اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کام پختہ بنیادوں پر قائم ہو چکا ہے۔

ایک وقت تھا جب بعض پادریوں نے افریقہ کو دو حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ شمالی اور جنوبی۔ اور انہوں نے اپنی تگ و دو جنوبی حصہ میں پورے زور سے کرنے کی پلین بنائی تھی۔ کیونکہ شمالی حصہ میں ان کے خیال میں اس وقت بھی اسلام کے زور کی وجہ سے ان کی جدوجہد کامیاب نہیں ہو سکتی تھی۔ پادریوں کی تجویز یہ تھی کہ تمام جنوبی افریقہ کو خالص عیسائی ملک بنا لیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے اس تاریک برّاعظم کے اس حصہ میں چپہ چپہ پر مشن قائم کر دیئے۔ یہ بات قابل تعریف ہے کہ پادریوں نے ان وحشی اقوام تک یسوع مسیح کا پیغام پہونچانے کے لئے نہایت عظیم قربانیاں دیں اور اپنی جان تک کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ایسی قوموں میں گھس گئے۔ جن کے نزدیک دوسرے قبیلہ کے انسانوں کو بطور خوراک استعمال کر لینا جائز تھا۔ مسیحی پادریوں نے جان جوکھوں سے کام لے کر ان وحشی اقوام میں نہ صرف مشن کھولے بلکہ ہسپتال قائم کئے۔ اور دیگر بہت سے خدمت خلق کے کام سرانجام دیئے ہیں۔

اگرچہ یہ درست ہے کہ مسیحی پادریوں کی پشت پر بڑی بڑی حکومتیں اور یورپ اور امریکہ کے دولتمند مخیّر انسانوں کی مدد رہی ہے۔ جنہوں نے اپنی مالی قربانیوں سے ان کی ہر ضرورت کو پورا کیا ہے۔ تاہم اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ ایسے وحشی ملک میں پادریوں کے جوش اور جاں نثاری کے بغیر وہ کام نہیں ہو سکتا تھا۔ جو انہوں نے سرانجام دیا۔

یہ بات واقعی حیرت ناک ہے کہ نہ صرف یورپ کے مرد پادریوں نے جاں نثاری کی ہے۔ بلکہ بہت سی خواتین نے بھی مردوں کے دوش بدوش کام کیا اور ابھی تک کر رہی ہیں۔ ہزاروں میل صحراؤں اور جنگلوں میں پادری اور ننیں نڈر ہو کر گھومتی پھرتی ہیں اور یسوع مسیح کا پیغام پہنچا رہی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جس جوش و خروش اور محنت اور دیانتداری سے یہ لوگ کام کر رہے ہیں۔ اس کی مثال صرف ان مسلمان درویشوں میں ہی ملتی ہے جنہوں نے اپنے وطن سے نکل کر ہند و چین وغیرہ دور افتادہ ممالک میں اسلام کا جھنڈا نصب کیا تھا۔

اسلام پر ایک طویل زمانہ ایسا آیا ہے کہ مسلمان درویش اشاعت اسلام کے لئے ان پادریوں سے بھی کہیں بڑھ کر قربانیاں کرتے تھے۔ وہ تن تنہا صرف اپنے مرشد کے ارشاد پر گھربار چھوڑ چھاڑ کر صرف گدڑیاں پہنے ہر طرف چلے جاتے تھے۔ اور اپنی زندگیاں خدمت خلق میں گزار دیتے تھے۔ ان کے راستہ میں کوئی روک نہیں آتی تھی۔ انہوں نے شہروں اور قصبات ہی میں اپنے مشن قائم نہیں کئے۔ بلکہ صحراؤں اور جنگلوں میں ڈیرے ڈالے اور اذان کی صدائیں بلند کیں۔ یہ درویش ایک طرف یورپ کے دل تک پہنچ گئے تھے تو دوسری طرف انہوں نے جزائر الہند اور چین کے ساحلوں تک اعلائے کلمۃ الحق کا فریضہ نڈر ہو کر سرانجام دیا۔ اور آج ہم جو اسلام کا پھیلاؤ دیکھتے ہیں۔ یہ ان درویشوں کا ہی کارنامہ ہے۔

افسوس ہے کہ مسلمانوں میں آج وہ پُرجوش روح مردہ ہو چکی ہے اور مسیحی پادری ان سے بازی لے گئے ہیں اور خود اسلامی ممالک میں انہوں نے بڑے بڑے تبلیغی مشن اور خدمتِ خلق کے ادارے قائم کر رکھے ہیں۔ ان میں سے بعض تو اتنے وسیع اور ہمہ گیر ہیں کہ جن کا مقابلہ ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے۔ خیال کرنا چاہیئے کہ جن پادریوں نے اسلامی ممالک میں بھی اپنے مشنوں کا جال اس کامیابی سے پھیلا رکھا ہے۔ انہوں نے افریقہ میں کیا کچھ نہیں کیا ہوگا۔ جہاں ان کے مقابلہ میں کوئی دیگر مذہبی جماعت ہی نہیں تھی چنانچہ ایک وقت تک یہ پادری افریقہ میں اپنا کام بلا روک ٹوک کرتے چلے آئے ہیں۔

آخر اللہ تعالےٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تجدید احیائے اسلام کے لئے مبعوث فرمایا اور آپ نے اللہ تعالےٰ کے حکم سے ایک جماعت قائم کی جو آج تمام دنیا میں اسلام کا پیغام اوّلین درویشوں کے جوش و خروش کے ساتھ پہونچا رہی ہے۔ چنانچہ اس نے نہ صرف یورپ۔ امریکہ اور ایشیائی ممالک میں اسلامی مشن قائم کئے ہیں بلکہ افریقہ کے اس حصہ میں بھی جہاں پادری اپنی حکومت بلا شرکت غیرے جانتے ہوتے تھے۔ اسلام کا پیغام اس طرح پہنچایا ہے کہ پادریوں کو باوجود اپنے وسیع ذرائع کے جان کے لالے پڑ گئے ہیں۔ اور تمام دنیا کے پادری اسلام کے اس حملہ کے مقابلہ میں اپنی واضح شکست محسوس کر کے کانفرنسوں پر کانفرنسیں بلا رہے ہیں۔ تاکہ اسلام کی اس زندہ رَو کو روکنے کے لئے نئے نئے ذرائع دریافت کئے جائیں۔

حقیقت یہ ہے کہ افریقہ میں عیسائیت جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں شکست پر شکست کھا رہی ہے۔ اس قسم کے بیانات یورپی اخبارات میں پادریوں کی طرف سے نکلتے رہتے ہیں۔ جن میں جماعت احمدیہ کی مساعی کا ذکر کر کے پادری اپنی شکست کا اعتراف کر رہے ہیں۔ آج خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ افریقہ میں اشاعت اسلام کا فریضہ بڑے جوش و خروش سے سرانجام دے رہی ہے۔ اس نے نہ صرف تبلیغی مشن ہی قائم کئے ہیں۔ بلکہ سینکڑوں مساجد اور سکول کھولے ہیں۔ جن کے مقابلہ میں عیسائیوں کے مشن اور سکول بالکل فیل ہو چکے ہیں۔

(باقی دیکھیں صہ ۸ پر)

ضروری تصحیح

۱۹ اگست ۱۹۶۱ء کے الفضل میں صفحات ۳، ۴، ۵ پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا رقم فرمودہ مضمون بعنوان "بھائیو! اپنے مستقبل پہ نظر رکھو اور اپنی اولاد کی فکر کرو" شائع ہوا ہے۔ افسوس ہے اس میں کتابت اور طباعت کی مندرجہ ذیل اغلاط رہ گئی ہیں:

(۱) صفحہ ۳ کالم نمبر ۱ پیرا نمبر ۳ کی دوسری سطر میں "بہشت مشکل" کے الفاظ آتے ہیں جو درست نہیں ان کی بجائے "بہت مشکل" پڑھا جائے۔

(۲) صفحہ ۴ کالم نمبر ۲ کے پیرا نمبر ۱ کی سطر نمبر ۱۱ میں "بلکہ دشمن" کے الفاظ غلط ہیں۔ اس کی بجائے "جبکہ دشمن" پڑھا جائے۔ نیز

(۳) اسی پیرے کی سطر نمبر ۱۲ میں "بربادی پر مصر" کی بجائے "اس کی بربادی پر مصر" چاہیئے۔

(۴) صفحہ ۵ پیرا نمبر ۲ کی سطر نمبر ۲ میں "رک رک کر" کے الفاظ درست طبع نہیں ہوئے ان کا ایک حصہ طباعت میں اُڑ گیا ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

فرمودات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

الٰہی جماعتوں کے لئے مصائب و تکالیف سے دوچار ہونا ضروری ہوتا ہے

فرمودہ ۳ / مئی ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغۂ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

فرمایا۔

ہمیں یہ امر اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ جب تک اللہ تعالیٰ ہمیں پوری طرح کامیابی عطا نہیں فرماتا۔ ہمارے لئے ہر قسم کے مصائب اور تکالیف سے دوچار ہونا ضروری ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے تمام دنیا میں اسلام کو قائم کرنے کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے اور جو قومیں اس قسم کا عزم کرتی ہیں یا اللہ تعالیٰ ان کے سپرد ایسا عظیم الشان کام کرتا ہے ان کو تاوقتیکہ وہ کامیاب نہ ہو جائیں پوری طرح امن میسر نہیں آتا اور اگر کوئی قوم اس قسم کا عزم بھی رکھتی ہو اور پھر اسے امن اور سکون بھی حاصل ہو تو اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کے اندر کوئی نہ کوئی کمزوری ضرور پیدا ہو گئی ہے۔ ورنہ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ کوئی قوم ساری دنیا پر دین کو غالب کرنے کا عزم بھی رکھتی ہو اور پھر دنیا اس کی مخالفت بھی نہ کرے یا اسے انواع و اقسام کی تکالیف نہ پہنچائے۔ پس اگر کوئی قوم اسلام کو دنیا پر غالب کرنے کے دعوے کے باوجود امن اور چین سے اپنے کام کو چلا رہی ہو تو یہ شبہ کرنا بالکل جائز ہو گا کہ یا تو یہ دعوے کرنے والا مدعی جھوٹا تھا اور وہ خدا تعالےٰ سے نہیں بلکہ اپنے پاس سے یہ بات بنا کر کہتا رہا اور یا پھر اس کی جماعت کے اندر کوئی کمزوری واقع ہو گئی ہے اس قسم کا دعوےٰ کرنا اور امن چین کی زندگی بسر کرنا دو ایسی متضاد چیزیں ہیں جو کبھی اکٹھی نہیں ہو سکتیں

قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے

کہ آج تک کوئی ایک مامور بھی ایسا نہیں گزرا جس کی مخالفت نہ ہوئی ہو یا جس کی جماعت کو طرح طرح کی مصیبتوں کا سامنا نہ کرنا پڑا ہو۔ حضرت آدمؑ سے لیکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تک تمام مامورین کے حالات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جونہی انہوں نے دنیا کی اصلاح کا دعویٰ کیا دنیا نے ان کی مخالفت میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی ان کو اور ان کی جماعتوں کو مصائب اور شدائد میں مبتلا کیا گیا اور کوئی ظلم ایسا نہیں جو ان پر روا نہ رکھا گیا ہو۔ پس یہ قاعدہ کلیہ غیر مبدل ہے اور ہر مامور کی جماعت کو ان حالات میں سے گزرنا ضروری ہے اگر اس قاعدہ کلیہ کے خلاف بات ہو تو سمجھ لینا چاہیئے کہ مدعی جھوٹا تھا اور اگر مدعی سچا تھا تو اس کی جماعت کے اندر ضرور بگاڑ پیدا ہو گیا ہے پس ہماری جماعت کو بھی اپنی دشوار گذار گھاٹیوں میں سے گزرنا پڑے گا۔ جن پر پہلی جماعتیں گذریں اور ہماری جماعت کو اسی قسم کے

مظالم کا تختۂ مشق

بننا پڑے گا۔ جس قسم کے مظالم کا تختۂ مشق ہم سے پہلی جماعتوں کو بننا پڑا تھا۔ اس لئے ہماری جماعت کو کسی تکلیف یا مصیبت کے وقت گھبرانا نہیں چاہیئے بلکہ اس کے مقابلہ کیلئے اپنے آپ کو ہر وقت تیار رکھنا چاہیئے۔ اور ایسے مصائب کے وقت جہاں سینہ سپر ہونا ضروری ہے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کا شکر بجا لاتے رہیں کہ وہ قاعدہ کلیہ جو اللہ تعالیٰ نے ازل سے الٰہی جماعتوں کے لئے مقدر کر رکھا ہے وہ ہم پر ٹھیک بیٹھتا ہے اور پھر ساتھ ہی اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں بھی کرنی چاہئیں کہ وہ ہمیں ہر امتحان میں کامیابی عطا فرمائے اور ہر مشکل کے وقت ہماری راہنمائی فرمائے۔

میں سمجھتا ہوں اگر کوئی شخص احمدیت میں داخل ہوا اور پھر مصائب کے آنے پر وہ گھبرا جائے تو

اس کی بالکل ایسی ہی مثال ہو گی

جیسے کوئی شخص اپنے مونہہ میں نمک رکھ لے اور پھر کہے کہ میرا مونہہ نمکین کیوں ہو گیا ہے یا اپنے مونہہ میں پھٹکڑی رکھ لے اور شور مچانا شروع کر دے کہ میرا مونہہ خشک ہو گیا ہے یا کوئی شخص اپنے منہ میں مرچیں رکھ لے اور پھر چلائے کہ میرا مونہہ جل رہا ہے مامورین کی جماعتوں میں داخل ہونا اور یہ امید رکھنا کہ ہم پر تکلیفیں نہ آئیں بالکل غلط ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ الٰہی جماعتوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کے بڑے بڑے وعدے ہوتے ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ کی طرف سے جو وعدے ہوتے ہیں وہ اپنے اپنے وقت پر پورے ہوتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ ہر شخص خدا تعالےٰ کے وعدوں کے باوجود یہ سوچتا ہے کہ

ہماری جماعت کی ترقی کس طرح ہو گی

اور یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا ہر شخص کے دل میں پیدا ہونا بالکل جائز ہے۔ قرآن کریم کے اندر بھی اس قسم کی مثالیں پائی جاتی ہیں کہ مومنوں کے دلوں میں یہ سوال پیدا ہوتا رہا کہ یہ وعدے کب پورے ہوں گے یا کس طرح پورے ہوں گے حزقیل نبی کا ذکر قرآن کریم میں آتا ہے کہ انہوں نے اللہ تعالےٰ سے یہ سوال کیا کہ اے خدا تو اس مردہ بستی کو کس طرح زندہ کرے گا! اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ان کو اللہ تعالےٰ کے وعدوں پر یقین نہیں تھا۔ ان کا ایمان کہتا تھا کہ یہ وعدے ضرور پورے ہوں گے۔ مگر ان کا دماغ یہ سوچ رہا تھا کہ

یہ وعدے کس طرح پورے ہوں گے

اسی طرح حضرت ابراہیمؑ کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے کہ انہوں نے اللہ تعالےٰ سے یہ سوال کیا تھا کہ کَیْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰی اے خدا تو کس طرح مردوں کو زندہ کرتا ہے اس کے یہ معنے تو نہیں ہو سکتے کہ نعوذ باللہ وہ اللہ تعالےٰ کی صفت احیائے موتیٰ پر ایمان نہ رکھتے تھے اس کے معنے یہ ہیں کہ انہوں نے خدا تعالیٰ سے یہ

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سنّت اللہ یہی ہے کہ الٰہی جماعتوں کی مخالفت ضرور ہوتی ہے

"ہر شخص جو خدا کی طرف قدم اٹھاتا ہے اس کے لئے امتحان ضروری رکھا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون امتحان خدا کی عادت ہے۔ یہ خیال نہ کرو کہ عالم الغیب خدا کو امتحان کی کیا ضرورت ہے؟ یہ اپنی سمجھ کی غلطی ہے اللہ تعالیٰ امتحان کا محتاج نہیں ہے۔ انسان خود محتاج ہے تاکہ اسکو اپنے حالات کی اطلاع ہو اور اپنے ایمان کی حقیقت کھلے۔ مخالف رائے سن کر اگر مغلوب ہو جاوے تو اقرار کرنا پڑتا ہے کہ قوت نہیں ہے۔ جس قدر علوم و فنون دنیا میں ہیں۔ بدوں امتحان ان کو سمجھ نہیں سکتا۔ خدا کا امتحان یہی ہے کہ انسان سمجھ جاوے کہ میری حالت کیسی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مامورمن اللہ کے دشمن ضرور ہوتے ہیں۔ جو ان کو تکلیفیں اور اذیتیں دیتے ہیں۔ توہین کرتے ہیں۔ ایسے وقت میں سعید الفطرت اپنی روشن ضمیری سے ان کی صداقت کو پا لیتے ہیں پس ماموروں کے مخالفوں کا وجود بھی اس لئے ضروری ہے۔ جیسے پھولوں کے ساتھ کانٹے کا وجود ہے۔ تریاق بھی ہے تو زہریں بھی ہیں۔ کوئی ہم کو کسی نبی کے زمانہ کا پتہ دے۔ جس کے مخالف نہ ہوئے ہوں۔"

(ملفوظات جلد دوم صـ ۱۶۱)

استدعا کی تھی کہ بے شک میرا ایمان ہے کہ تو مردے زندہ کرتا ہے لیکن یہ نظارہ مجھے بھی دکھایا جائے۔ پس وہ یہ نظارہ دیکھنا چاہتے تھے اور خواہش رکھتے تھے کہ میرے لئے اللہ تعالیٰ کا یہ نشان ظاہر ہو جیسا کہ قرآن کریم کے الفاظ و لکن لیطمئن قلبی سے ظاہر ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کی اس خواہش کی مثال ایسی ہی ہے جیسے

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ ہے

آپ جب جموں میں شاہی طبیب تھے تو ایک دفعہ مہاراجہ جموں نے اپنے بچوں کو کشمیر بھیجا اور حضرت خلیفہ اولؓ کو ان کے ساتھ بطور اتالیق بھیج دیا۔ جب سرینگر پہنچے تو مہاراجہ نے دو ٹوکرے آموں کے اپنے لڑکے پرتاپ سنگھ کو بھیجے اور ساتھ ہی لکھا کہ چونکہ تم بیمار ہو اس لئے آم کھانے کے متعلق حکیم صاحب (یعنی حضرت خلیفہ اولؓ) سے مشورہ لے لینا کہ آم کھانے تمہارے لئے مناسب ہیں یا نہیں۔ آپ جب پرتاپ سنگھ کے پاس اس کی نبض دیکھنے کے لئے گئے تو اس نے کہا میرے باپ نے کچھ آم بھیجے ہیں اور ساتھ ہی لکھا ہے کہ آپ سے پوچھ کر کھاؤں (اس وقت ابھی چونکہ آموں کا موسم شروع نہ ہوا تھا اور مہاراجہ کے پاس وہ آم کہیں دور سے تحفۃً آ گئے تھے اور اس نے اپنے لڑکے کو بھجوا دیئے تھے اس لئے آپ کو سن کر تعجب ہوا کہ آجکل تو آم کا موسم نہیں ہے اس لئے آپ فرماتے تھے

کہ میرے دل میں خیال آیا

کہ دیکھوں تو سہی کیسے آم ہیں) چنانچہ میں نے راجہ سے کہا کیسے آم؟ میرا مطلب یہ تھا کہ مجھے بھی کچھ آم دو تاکہ میں چکھ کر معلوم کر سکوں کہ وہ تمہارے کھانے کے قابل ہیں یا نہیں۔ مگر میرے اس سوال پر کہ کیسے آم راجہ خاموش رہا۔ تین چار دن کے بعد پھر اس نے کہا میرے باپ نے آم بھیجے ہیں اور ساتھ ہی آپ سے مشورہ کی ہدایت کی ہے مگر

آپ نے پھر بھی سوال کیا

کہ کیسے آم؟ اسی طرح ایک دفعہ پھر ایسا ہی ہوا اتنے میں آم سڑ گئے۔ جب واپس گھر گئے تو مہاراجہ نے اپنے بیٹے پرتاپ سے بڑے پیار سے پوچھا کہ پرتاپ! میں نے تم کو جو آم بھجوائے تھے وہ تم نے کھائے تھے؟ لڑکے نے کہا وہ تو سڑ گئے۔ مہاراجہ نے پوچھا کیسے؟ لڑکے نے جواب دیا میں نے تین دفعہ حکیم صاحب سے آموں کے متعلق پوچھا تھا مگر انہوں نے ہر دفعہ یہی کہا کہ کیسے آم؟ اتنے میں وہ سڑ گئے اور کھانے کے قابل نہ رہے۔ مہاراجہ نے کہا تم بڑے کم عقل معلوم ہوتے ہو تم نے تو آئندہ راجہ بننا ہے تم کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ کیسے آم سے کیا مطلب تھا۔ کیسے آم سے تو مراد یہ تھی کہ مجھے بھی آم چکھاؤ۔ اس کا یہ مطلب تو نہیں تھا کہ حکیم صاحب نے کبھی آم دیکھے نہ تھے ان کا مطلب تو یہ تھا کہ مجھے بھی دکھاؤ تاکہ ہم بھی کھا کر لطف اٹھائیں۔ اسی طرح جب حضرت ابراہیمؑ نے خدا تعالیٰ سے یہ سوال کیا کہ کیف تحی الموتیٰ تو

اس کا یہ مطلب تھا

کہ بے شک آپ مردوں کو زندہ کیا کرتے ہیں مگر میرے مردوں کو بھی زندہ کر کے دکھائیں تا کہ میں بھی دیکھوں کہ آپ کس طرح مُردوں کو زندہ کیا کرتے ہیں۔ پس حضرت ابراہیمؑ کے اس سوال کا مطلب یہ تھا کہ اے خدا آپ بے شک مردوں کو زندہ کرتے ہوں گے مگر مجھے بھی تو دکھائیں کہ آپ کس طرح مردوں کو زندہ کیا کرتے ہیں اور میری قوم اور امت کو بھی زندہ کیا جائے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم چار پرندے پکڑو اور ان کو سکھاؤ اور ان کو چار اطراف میں رکھ دو۔ پھر تم انہیں آواز دو تو وہ تمہاری طرف تیزی کے ساتھ چلے آئیں گے

اس تمثیل کے ذریعہ

اللہ تعالیٰ نے انہیں بتایا کہ ہم چار دفعہ تمہاری قوم کو بلائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنا یہ وعدہ پورا فرما دیا۔ پہلے حضرت موسیٰؑ کے وقت ابراہیمؑ کی قوم کو بلایا گیا اور زندہ کیا گیا۔ پھر حضرت عیسیٰؑ کے وقت حضرت ابراہیمؑ کی قوم کو بلایا گیا اور زندہ کیا گیا۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت حضرت ابراہیمؑ کی قوم کو بلایا گیا اور زندہ کیا گیا۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت ابراہیمؑ کی قوم کو بلایا اور زندہ کیا گیا۔ اب خدا تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہہ رہا ہو کہ ہم نے تمہاری قوم کو بلایا یا نہیں اور اس کو زندہ کیا یا نہیں۔ پس

اس قسم کے سوال

ایسے ہوتے ہیں کہ وہ شکوک کے حامل نہیں ہوتے بلکہ دلوں کے اندر صرف یہ احساس ہوتا ہے کہ ہم بھی خدا تعالیٰ کے نشانات کو پورا ہوتے دیکھ لیں۔ پس خدا تعالیٰ کی طرف سے جو وعدے ہوتے ہیں ان پر ایک مومن کو یقین بھی ہوتا ہے لیکن وہ اس یقین کو مشاہدہ تک پہنچانا چاہتا ہے اور جب وہ مشاہدہ کر لیتا ہے تو وہ ان نشانات کا گواہ بن جاتا ہے۔ پس سب سے پہلا سوال جو خدا تعالیٰ کی طرف سے کھڑے ہونے والوں کے دل میں پیدا ہوتا ہے یہ ہے کہ ہم کیسے کامیاب ہوں گے اور

یہ سوال بالکل ایسا ہی ہے

جیسے حضرت ابراہیمؑ نے کہا تھا کہ کیف تحی الموتیٰ اور حزقیل نے کہا تھا انّی یحیی ھٰذہ اللہ بعد موتھا۔ ان سوالات کے یہ معنے نہیں ہو سکتے کہ ان کو خدا تعالیٰ کے احیائے موتیٰ میں شک تھا۔ ان کا مطلب صرف اتنا تھا کہ ہمارے لئے بھی اس کا ایک نمونہ دکھائیں پس یہ ایک فطرتی سوال ہے جو انبیاء یا انبیاء کی جماعتوں کے دلوں میں اٹھتا ہے اور یہ ضرور اٹھنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ سوال ایمان کے خلاف نہیں بلکہ ایمان کا جزو ہے۔ اگر یہ ایمان کا جزو نہ ہوتا تو حضرت ابراہیم اور حزقیل علیہم السلام یہ سوال کس طرح کر سکتے تھے۔ اسی طرح مومنوں کے متعلق بھی قرآن کریم میں آتا ہے کہ وہ اس قسم کے سوالات کرتے رہتے ہیں کہ فلاں وعدہ کب پورا ہوگا اور فلاں دن کب آئے گا۔ مثلاً ایک احمدی جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں پڑھتا ہے تو وہ بے اختیار کہہ اٹھتا ہے کہ معلوم نہیں یہ دن کب آئے گا۔ اس کے یہ معنے تو نہیں ہو سکتے کہ وہ آپ کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے میں کسی قسم کا شک رکھتا ہے بلکہ وہ یقین رکھتا ہے کہ یہ پیشگوئیاں ضرور پوری ہو کر رہیں گی لیکن اس کی یہ خواہش ضرور ہوتی ہے کہ کاش میں ان پیشگوئیوں کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ لوں۔ کیوں یا کیونکر؟ کا جواب پانا ایک مومن کے لئے خوشی کا موجب ہوتا ہے

حضرت ذکریاؑ کا واقعہ لے لو

گو میں اس بات کا قائل نہیں کہ حضرت مریمؑ کو ضرور آسمان ہی سے پھل آتے تھے۔ وہ پھل آسمان سے نہیں آتے تھے بلکہ آسمانی تحریک سے آتے تھے اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے مریمؑ کی ماں کو تسلی دینے کے لئے لوگوں کے دلوں میں مریم کے لئے محبت پیدا کر دی اور وہ اس کے لئے پھل لے آیا کرتے تھے۔ اس کی مثال بالکل ایسی ہی ہے جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے کہ ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء (تذکرہ صفحہ ۲۴۲) یعنی وہ لوگ تیری مدد کریں گے جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ آپؑ کے لئے آسمان سے مدد اترتی تھی بلکہ خدا تعالیٰ خود لوگوں کے دلوں میں تحریک کر دیتا تھا اور وہ آپؑ کی مدد کرتے تھے۔ اسی طرح

خدائی تحریک کے ماتحت

لوگوں کے دلوں میں مریمؑ کی محبت پیدا ہو گئی کہ اس بچہ کی مدد کرنی چاہیئے چنانچہ وہ اس کے لئے جب گرجے میں آتے پھلوں کی ٹوکری لے آتے اسی طرح گرجے میں حضرت مریمؑ کے پاس بہت سا پھل پہنچ جاتا تھا اور جب حضرت ذکریاؑ نے ان سے پوچھا کہ یہ پھل کہاں سے آتا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ آسمان سے خدا تعالیٰ بھیجتا ہے پس اللہ تعالیٰ کے دینے کا یہ طریق نہیں ہوتا کہ وہ آسمان سے بھیجتا ہے بلکہ ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء کے مطابق تاثیر کرتا ہے میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ آپؑ جب زلزلہ کے ایام میں شہر سے باہر باغ میں جا کر رہے تو زلزلہ کی وجہ سے مہمانوں کی کثرت ہو گئی جس کی وجہ سے لنگر خانہ کا خرچ بھی زیادہ بڑھ گیا اور وہ خرچ اتنا زیادہ تھا . . . . کہ اس وقت کے حالات کے پیش نظر ناقابل برداشت ہو رہا تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دن حضرت ام المومنینؓ سے فرمایا خرچ زیادہ ہو گیا ہے اس لئے بعض دوستوں سے قرض لے لینا چاہیئے اس وقت تو باغ میں جو دالان بنا ہوا ہے وہ شرقاً غرباً ہے مگر اس وقت یہ شمالاً جنوباً ہوتا تھا اور صحن میں ایک شہتوت کا درخت ہوتا تھا۔ آپؑ نماز پڑھنے کیلئے تشریف لائے۔ ان دنوں ظہر و عصر کی نمازیں جمع ہوتی تھیں آپؑ نمازیں پڑھ کر گھر تشریف لے گئے۔ ابھی آپؑ اندر نہیں گئے تھے کہ ایک شخص نے جس نے پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ آپؑ کے پاس آیا اور اس نے ایک پوٹلی آپؑ کے حوالہ کر دی آپؑ پوٹلی لیکر اندر چلے گئے اور دروازہ بند کر لیا اور گننا شروع کر دیا پھر تھوڑی دیر کے بعد آپؑ مسکراتے ہوئے اندر سے نکلے اور حضرت ام المومنین مدظلہا العالی سے فرمایا۔ ہم نے ابھی روپیہ کے متعلق ضرورت کا اظہار کیا تھا — اللہ تعالیٰ نے فوراً سامان کر دیا۔ نماز پڑھ کر میں آ رہا تھا کہ ایک شخص نے جس کے جسم پر پورے کپڑے بھی نہیں تھے ایک پوٹلی مجھے پکڑا دی۔ میں نے اس شخص کی حالت کو دیکھ کر یہ اندازہ کیا کہ اس میں چند پیسے ہوں گے مگر گننے سے معلوم ہوا کہ چار پانچ سو روپیہ ہے۔ ابھی چند دن ہوئے اس روپیہ دینے والے دوست نے مجھے خط لکھا تھا کہ وہ روپیہ دینے والا میں ہی تھا۔ اس طرح وہ روایت جو میں ایک عرصہ سے بیان کرتا آ رہا تھا اب آ کر اس کی تصدیق ہو گئی۔ وہ دوست ہوشیار پور کے رہنے والے ہیں خدا جانے انہوں نے کس طرح اور کن ضروریات خانگی کے لئے وہ روپیہ جمع کیا ہو گا کہ زمین خریدیں گے یا مکان بنائیں گے۔ لیکن ادھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو روپیہ کی ضرورت پڑی ادھر

اللہ تعالیٰ نے ان کو تحریک کر دی

اور انہوں نے روپیہ آپؑ کی خدمت میں حاضر کر دیا۔ غرض انسان کے اندر فطرتی طور پر یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ مشاہدہ کرے کہ فلاں بات کس طرح پوری ہوگی اور کسی بات کو پورا کرنے کے کچھ روحانی ذرائع ہوتے ہیں اور کچھ مادی ہماری شریعت میں بھی یہی طریق ہے کہ ایک گواہ پر کسی معاملہ کا حصر نہیں رکھا جاتا۔ بلکہ ایک سے زیادہ گواہیاں طلب کی جاتی ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بھی انسان کے یقین کے لئے الہام اور عقل دو ذریعے رکھ دئیے ہیں۔ جب یہ دونوں آپس میں مل جاتے ہیں تو انسان کو یقین ہو جاتا ہے پس مومنوں کے دلوں میں یہ کس طرح اور کیونکر کے سوالات پیدا ہونے ایک فطرتی امر ہیں۔ رہا یہ سوال کہ ہماری جماعت کس طرح اور کیونکر ترقی کرے گی اس کے متعلق

عقل اور دماغ کی روشنی

سے کام لینا چاہیئے اور سوچنا چاہیئے کہ فلاں فلاں ذرائع ہوں گے تو ترقی ہو جائے گی۔

پچیس ۲۵ لاکھ روپے سالانہ

از مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال ربوہ

گذشتہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک فرمائی تھی کہ:۔ "جماعت کی موجودہ تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں اپنی آمد کا بجٹ کم از کم پچیس لاکھ تک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہیئے"۔

اس بارہ میں نظارت بیت المال جو جدوجہد کر رہی ہے۔ اس کے متعلق ایک دوست نے تحریر فرمایا ہے کہ

"بجٹ سال رواں تشخیص کرکے ارسال خدمت کر رہا ہوں۔ جو کہ تقریباً ۲۰ فی صدی اضافہ کے ساتھ آپ کی خدمت میں بھجوایا جا رہا ہے۔ اس اضافہ کے موجب چندہ دہ احباب ہیں جن کو آپ کی تحریک کے مطابق اپنے بجٹ میں اضافہ کرنے کی تحریک کی گئی۔ جس پر بعض دوستوں نے بڑی فراخدلی سے چندہ میں اضافہ کرکے اپنے جوش اور ایمان کا ثبوت دیا۔

میرے خیال میں اگر جماعت کے سامنے یہ پوزیشن واضح ہو جائے کہ ہمارا بجٹ گذشتہ سال کا کتنا تھا اور ہمیں پچیس لاکھ روپیہ فراہم کرنے کے لئے کتنی قربانی کی ضرورت ہے۔ تو اس طرح قربانی کرنے والے دوست ضرور بڑھ چڑھ کر حصہ لے سکتے ہیں۔ اور اگر اعلان کر دیا جائے کہ تمام جماعتیں ۲۵ فی صدی بجٹ میں اضافہ کریں تو ۲۵ پچیس لاکھ ہو سکتا ہے۔ اور امید ہے کہ بہت سی جماعتیں اپنا بجٹ ۲۵ پچیس فی صدی بڑھا کر پیش کر سکیں گی۔ اس طرح قربانی کرنے والے کو علم ہو جاتا ہے۔ کہ اگر میں اتنی قربانی کروں گا تو حضور کا منشا پورا ہو سکتا ہے"۔

۲۔ ممکن ہے کہ دوسرے دوستوں کے دلوں میں بھی یہ سوال پیدا ہؤا ہو۔ اس لئے اس کا جواب شائع کیا جاتا ہے۔

اوّل:۔ خاکسار مذکورہ بالا سائل کا ممنون ہے کہ انہوں نے اپنی جماعت کو ایک نیک کام کی تحریک کی اور ان احباب کا بھی ممنون ہے جنہوں نے ان کی تحریک پر لبیک کہا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

دوئم۔ جہاں تک خاکسار نے حضور کی موجودہ تحریک پر غور کیا ہے۔ جس کے الفاظ متعدد مرتبہ شائع کئے جا چکے ہیں۔ خاکسار کی رائے یہ ہے کہ چندہ کی عام شرح میں کوئی ایزادی نہیں کی گئی اور نہ ہی مخلصین سے کسی زائد قربانی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ مطالبہ یہ ہے کہ جماعت کے عہدیدار اور دوسرے مخلص احباب اپنے کمزور بھائیوں کو قربانی کے موجودہ مقررشدہ معیار تک اٹھانے کی خاطر انتہائی جدوجہد کریں۔ کیونکہ حضور کے نزدیک "ہمارے بجٹ کی کمی میں بڑا دخل ان نادہندوں کا ہے۔ جو سلسلہ میں شامل ہونے کے باوجود اخلاص کی کمی کی وجہ سے قربانی میں حصہ نہیں لیتے۔ اسی طرح وہ لوگ جو مقررہ شرح کے مطابق چندہ نہیں دیتے یا بقایوں کی ادائیگی میں سستی سے کام لیتے ہیں۔ اُن کی غفلت بھی سلسلہ کے لئے نقصان کا موجب ہو رہی ہے"۔

سوئم۔ جیسا کہ پہلے بھی کئی مرتبہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ اس وقت صدر انجمن احمدیہ کے چندوں کی وصولی مبلغ تیرہ لاکھ روپے سے کچھ اوپر ہے جسے ۲۵ لاکھ تک پہنچانا ہے گویا ہمیں چندہ عام حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کو دُگنا کرنا چاہیئے۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر جماعت کا چندہ دُگنا کیا جائے۔ اس وقت بعض جماعتوں کی وصولی کا معیار بہت بلند ہے۔ ان جماعتوں میں زیادہ ایزادی ممکن نہیں۔ . . . .

. . . . لیکن دوسری بعض جماعتوں میں وصولی کا معیار بہت ہی نیچا ہے۔ انہیں زیادہ قربانی کرنے کی ضرورت ہے۔ اور انہیں یہ قربانی کرنی چاہیئے۔

چہارم۔ غرض موجودہ تحریک کا مقصد یہ ہے کہ ہر جماعت کا بجٹ صحیح اور درست بنایا جائے یعنی (۱) تمام نادہندوں کو بجٹ میں شامل کیا جائے (۲) ہر شخص کی صحیح آمدنی بجٹ میں درج کی جائے (۳) اس آمدنی پر مقررہ شرح سے چندہ کا حساب کیا جائے۔ سوائے اس کے کہ کسی شخص کے لئے کم شرح پر چندہ عام ادا کرنے کے لئے مرکز سے منظوری حاصل کر لی گئی ہو (۴) اس طرح تیار کردہ بجٹ کی سو فیصدی وصولی ہو (۵) بقایوں کی وصولی پر پورا زور دیا جائے اور (۶) اگر ہر ممکن کوشش کرنے کے بعد کسی شخص سے پورا چندہ وصول نہ ہو سکے تو مقامی جماعتیں اس شخص کے متعلق نظارت امور عامہ کی معرفت مناسب کارروائی کرانے سے دریغ نہ کریں۔

پنجم۔ اگر تمام جماعتیں اس طرح چندہ وصول کریں تو خاکسار کا اندازہ یہ ہے کہ پچیس لاکھ روپے سالانہ سے بھی زیادہ رقم جمع ہو سکتی ہے۔ تمام احباب کا ایمان بھی محفوظ ہو جائے گا۔ اور امام وقت کے ارشاد کی تعمیل بھی ہو جائیگی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔ "اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا

اللہ تعالیٰ نے اس میں یہ قانون بیان فرمایا ہے کہ ہم اپنی جماعتوں پر اتنا ہی بوجھ لادا کرتے ہیں۔ جتنے بوجھ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اب اگر کسی وقت ثابت ہو جائے۔ کہ دین کو روپیہ کی ضرورت ہے۔ اور اس ضرورت کو پورا کرنا مذہباً اور عقلاً سخت ضروری ہے۔ تو لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا کے مطابق ہمیں ماننا پڑے گا کہ ہم میں اس بوجھ کو برداشت کرنے کی طاقت ہے۔ ورنہ خدا تعالیٰ کا یہ قانون باطل ہو جائے گا۔ اور کہنا پڑے گا کہ ہم میں بوجھ کے اٹھانے کی طاقت تو نہ تھی لیکن بلاوجہ ہم پر بوجھ ڈال دیا گیا۔ پس جب دینی ضرورتوں کا سوال آئے ہمیں دیکھنا پڑے گا کہ ہم اس بوجھ کے اٹھانے پر مجبور ہیں یا نہیں؟ اگر معلوم ہو کہ وہ بوجھ لابدی ہے اور اگر اس کو نہ اٹھایا گیا۔ تو اس میں دین کی ہتک ہو گی تو ہمیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ خواہ ہمیں سمجھ آئے یا نہ آئے۔ ہم میں اس بوجھ کے اٹھانے کی طاقت ہے۔ کیونکہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا۔ اللہ تعالیٰ وسعت کے مطابق ہی انسانوں پر بوجھ ڈالتا ہے۔ (رپورٹ مجلس مشاورت سنہ ۱۹۳۶ء صفحہ ۲۳)

ششم۔ پس جبکہ حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کی آمد کا بجٹ مبلغ پچیس لاکھ روپے سے کم نہیں ہونا چاہیئے تو اب جو عہدہ دار اپنی جماعت کے نادہندوں کے نام بجٹ میں درج کرنے سے دریغ کریگا یا اپنے احباب کی صحیح آمدنیاں دریافت کرنے کی کوشش نہیں کرے گا۔ یا بقایاجات کی وصولی پر زور نہیں دے گا۔ یا نادہندوں کے متعلق مناسب کارروائی کروانے سے ہچکچائے گا تو وہ خلیفۂ وقت کا بھی قصوروار ہو گا۔ اور اللہ تعالیٰ کا بھی مجرم ٹھہرے گا۔ بعض وقت ایسے ہوتے ہیں کہ کافی بڑی حد تک بھی سستی اور غفلت نظر انداز کی جا سکتی ہے لیکن بعض دوسرے وقت ایسے ہوتے ہیں کہ ایک ذرا سی بھی غفلت اور لاپرواہی معاف نہیں کی سکتی۔ اب ایسا ہی وقت ہے۔ لیکن اس وقت محنت کرنے اور ہوشیاری دکھانے کا ثواب بھی بہت بڑا ہے۔

ہفتم۔ بے شک غیر موصیوں کے لئے سولھویں حصہ سے زیادہ چندہ عام واجب نہیں۔ اسی طرح موصیوں کے لئے ۱/۱۰ حصہ سے زیادہ حصہ آمد دینا ضروری نہیں۔ اگر کوئی شخص اپنی خوشی سے ۱/۱۶ سے زیادہ چندہ عام دے یا اپنی وصیت کا حصہ بڑھا دے تو اس کا ثواب اس کے رب کے ہاں ہے لیکن اگر کوئی شخص موجودہ شرح میں ایزادی نہ کر سکے تو اس پر کوئی گرفت نہیں۔ لیکن اگر ایک شخص کی آمدنی ۲۰۰ صد روپے ماہوار ہو لیکن وہ تین روپے ماہوار چندہ دیتا ہو اور سیکرٹری مال تحقیقات کرنے کے بغیر بجٹ میں اس کی آمدنی اڑتالیس روپے لکھ دے۔ تو دونو گنہگار ہوں گے۔ یا ایک موصی کی آمدنی ایک ہزار روپے ماہوار ہو۔ لیکن محض اس خیال سے کہ وہ بعض مقامی چندوں میں حصہ لیتا ہے۔ اس لئے اپنی آمد پانچ سو روپے ماہوار لکھا دے۔ اور اس کا دسواں حصہ دے کر یہ سمجھ لے کہ اس کا فرض ادا ہو گیا ہے تو وہ سخت غلطی خوردہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ موصی نہیں رہتا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "اور میں یہ کہتا ہوں۔ کہ اس خدمت کے ساتھ دوسری خدمات میں بھی سست مت ہو بہت نادان وہ شخص ہے کہ اگر کوئی نیکی کرتا ہے تو اس طرح پر کہ ایک نیکی میں فتور ڈالکر دوسری نیکی بجا لاتا ہے۔ تو وہ خدا کے نزدیک کچھ چیز نہیں"۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما دے جنہوں نے ہر موقعہ پر انتہائی وفاداری اور فدائیت کا ثبوت دیا تھا۔ . . . .

. . . اور ان لوگوں کی طرح نہ بنائے جنہیں ایک ایک گھڑا ڈال کر تالاب بھرنے کے لئے کہا گیا تھا۔ لیکن ہر شخص نے اس وجہ سے اپنے آپ کو معذور سمجھ لیا کہ میرے ایک گھڑے کے نہ پڑنے سے کونسا فرق پڑیگا وہاں تو ایک دنیاوی بادشاہ کا حکم تھا۔ مگر پھر بھی پردہ دری ہو گئی۔ یہاں تو عالم الغیب والشہادت کی خاطر کام ہو رہا ہے . . . . یعنی اس ہستی کی خاطر پچیس لاکھ روپے جمع کرنا ہے جسے ظاہر و باطن ہر چیز کا علم ہے کیا کوئی شخص ایسے اجتماعی کام میں غفلت کرکے اللہ تعالیٰ کی نظروں سے اوجھل ہونے کی توقع رکھ سکتا ہے۔

جامعہ نصرت فار ویمن ربوہ میں لیڈی لیکچرار کی ضرورت

جامعہ نصرت فار ویمن ربوہ میں ایک لیڈی لیکچرار جو فارسی کے مضمون میں کم از کم II کلاس ایم اے ہوں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ کا گریڈ ۲۵۰/۱۵-۵۰۰/۲۵-۳۵۰ معہ مراعات گرانی الاؤنس ویراویڈنٹ فنڈ حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

درخواستیں معہ مصدقہ نقول اسناد مورخہ ۳۰ اگست سنہ ۶۲ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی ایک نیک مثال

ہماری ایک مخلص بہن محترمہ ثریا سلیم احمد اہلیہ لفٹیننٹ کمانڈر محمد سلیم احمد صاحب کراچی اپنی چٹھی مورخہ ۱۱ اگست ۱۹۶۱ء میں تحریر فرماتی ہیں :-

"چندہ برائے مسجد فرینکفورٹ جرمنی کے لئے ۱۵۰/- روپیہ کا چیک ارسال خدمت کر رہی ہوں - خواہش دیر سے تھی - مگر کوئی نہ کوئی مجبوری مانع رہی - اب بھی چند ایسے اخراجات دامن گیر تھے کہ مشکل تھا - مگر جب اس دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی قسم کھالے تو پھر یہ سب باتیں زیب نہیں دیتیں دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مجھے اور میرے خاوند کو بڑھ چڑھ کر دینی قربانیاں کرنے کی توفیق دے اور ایسی صالحہ اولاد عطا فرمائے جو اپنی جان اور مال سلسلہ کے لئے وقف کر دے"

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہماری اس مخلص بہن کے اخلاص میں برکت ڈالے اور ان کے نیک مقاصد کو پورا فرماتے ہوئے ہمیشہ ہمیش انہیں اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے - آمین - (وکیل المال اوّل تحریک جدید - ربوہ)

خانۂ خدا کی تعمیر کے لئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ ادا فرمانیوالے مخلصین کی فہرست نمبر ۵۸

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں جنہوں نے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کے لئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا فرمادیا ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا و الآخرت - دیگر مخیر احباب سے درخواست ہے کہ وہ بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں - اللہ تعالےٰ توفیق عطاء فرمائے - آمین -

(۳۶۸) مکرم نواب زادہ میاں محمد احمد خانصاحب دارالسلام ربوہ ۱۵۰-۰۰

(۳۶۹) مکرم خان محمود احمد خانصاحب گوجرانوالہ شہر ۱۵۰-۰۰

(۳۷۰) مکرم چوہدری عبدالمجید خانصاحب چک ۹ پیار ضلع سرگودھا (منجانب دادا جان حضرت حاجی رحمت خانصاحب مرحوم) ۱۵۰

(۳۷۱) مکرم چوہدری غلام مرتضےٰ صاحب - حیدرآباد سندھ - ۱۵۰-۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید - ربوہ)

ضرورت ہے

ڈویژنل انجمن احمدیہ حیدرآباد کو ایک فل ٹائم کلرک کی جو صوبائی نظام اور ضلعوار نظام کی خط و کتابت کر سکے - قابلیت میٹرک پاس - تنخواہ ساٹھ روپیہ ماہانہ رہائش و خورد و نوش کا انتظام خود کرنا ہوگا - ضلع تھرپارکر اور مقامی جماعتیں خاص طور پر متوجہ ہوں - درخواست گذار اپنی درخواست کی نقل ناظر اعلیٰ صاحب کو بھی روانہ کریں -

پتہ :- ڈاکٹر صدیقی پوسٹ بکس نمبر ۲ میرپور خاص

اخلاص اور ایمان کے طریق سیکھو

سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"مخلص اور غیر مخلص میں یہی فرق ہوتا ہے کہ غیر مخلص قحط اور تنگی کے وقت گھبرا جاتا ہے اور نہیں جانتا کہ اسے کیا کرنا چاہیئے - اور مخلص کہتا ہے کہ کچھ تنگی خدا نے بھیجی ہے کچھ میں اپنے اوپر خوشی سے وارد کر لیتا ہوں"

پس مبارک ہیں وہ جو تکلیف کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے مالی وعدے جلد ادا کرنے کی کوشش کر کے ثواب زائد حاصل کرتے ہیں - (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ضروری اطلاع

رسالہ الفرقان ماہ اگست ۱۹۶۱ء مورخہ ۱۹ اگست کو ربوہ ڈاکخانہ سے روانہ کیا گیا ہے یہ تاخیر ڈاکخانہ کی ایک روک کی وجہ سے ہوا ہے - احباب کی پریشانی کے مدنظر یہ اطلاع دی جارہی ہے - جب خریدار بھائی کو اگست کا رسالہ ۲۵ اگست تک نہ ملے وہ ایک کارڈ بھیج کر دوبارہ طلب فرما سکتے ہیں - (مینجر الفرقان - ربوہ)

خدام الاحمدیہ کے اعلانات

مرکز :- ۱ - ہمارا سالانہ اجتماع خدا تعالےٰ کے فضل سے قریب سے قریب تر آرہا ہے - اس کے لئے مجالس نے تیاری تو شروع کر دی ہوگی - امسال قائدین مجالس کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ خدام اجتماع میں شریک ہوں اور اپنے مرکز میں آکر ان برکات سے فائدہ اٹھائیں جن کے لئے یہ اجتماع منعقد کئے جاتے ہیں - ہمارا یہ بیسواں اجتماع ۲۰-۲۱-۲۲ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو اپنے دفتر کے احاطہ میں منعقد ہوگا -

۲ - مجالس شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے تجاویز معین اور مختصر الفاظ میں قواعد کے مطابق بھجوادیں - یہ تجاویز مرکز میں یکم ستمبر ۱۹۶۱ء تک پہنچ جانی ضروری ہیں تا مجلس مرکزیہ معین صورت میں ایجنڈا تیار کر سکے -

۳ - فارم تشخیص بجٹ خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ جملہ مجالس کو بھجوائے جا چکے ہیں - مرکزی بجٹ کی تیاری کے لئے ضروری ہے کہ یہ فارم جلد تر مرکز میں صحیح رنگ میں پُر ہو کر آجائیں تا آئندہ سال کے آمد و خرچ کا تخمینہ معین صورت میں تیار کیا جا سکے -

۴ - سالانہ اجتماع کا چندہ مقررہ شرح کے مطابق وصول کر کے ساتھ ساتھ بھجواتے رہنا نہایت ضروری ہے تا مرکز سہولت سے ہر وقت سامان مہیا کر سکے -

۵ - تعمیر دفتر مرکزیہ :- مجلس خدام الاحمدیہ کا ارادہ امسال سالانہ اجتماع تک ایک ہال مکمل کر لینے کا تھا - جس کے لئے ضروری انتظامات کئے جا چکے تھے - مگر افسوس ہے کہ مجالس کی طرف سے روپیہ کی بر وقت وصولی اور ترسیل تسلی بخش طریق پر نہ ہو سکی - جس کی وجہ سے اس کام کو شروع نہیں کیا جا سکا - مجالس اس بارہ میں فوری توجہ فرمائیں - مرکز کا ارادہ ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے تو آئندہ سال یکم نومبر ۱۹۶۱ء کو نئے سال کے شروع ہونے کے ساتھ تعمیر دفتر کی تکمیل کے کام کو شروع کر کے آئندہ اجتماع سے پہلے پہلے مکمل کر لیا جائے -

۶ - مرکزی تربیتی کلاس ۵ سے ۱۹ اکتوبر ۱۹۶۱ء تک ربوہ میں منعقد کی جا رہی ہے - یہ نہایت اہم کلاس ہے - ہر مجلس کو اس میں کم سے کم ایک نمائندہ بھجوانا ضروری ہے تا پندرہ دن مرکز میں رہ کر ایک مخصوص نصاب پڑھے اور بعد میں اپنی اپنی مجالس میں اسے رائج کر سکے - اس کلاس میں شمولیت کرنے والے خدام کے لئے تفصیلات ضمیمہ خالد ماہ اگست ۱۹۶۱ء میں شائع کی جا چکی ہیں - قائدین علاقائی اضلاع و مقامی پوری کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ خدام اس میں شامل ہوں - شامل ہونے والوں کی اطلاع ۲۰ ستمبر ۱۹۶۱ء تک مرکزی دفتر میں آجانی ضروری ہے اور خدام ۴ اکتوبر ۱۹۶۱ء تک ربوہ پہنچ کر دفتر مرکزیہ میں اپنے آنے کی اطلاع کر دیں -

۷ - علمی اور ورزشی مقابلے :- حسب سابق امسال بھی مذکورہ دونوں اقسام کے مقابلے ہونگے علمی مقابلوں کی تفصیلات ضمیمہ خالد ماہ اگست ۱۹۶۱ء میں جملہ مجالس کو بھجوائی جا چکی ہیں - ورزشی مقابلوں کی تفصیلات انشاء اللہ ضمیمہ خالد ماہ ستمبر ۱۹۶۱ء میں درج کر دی جائیں گی -

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حساب چندہ وقف جدید

دفتر وقف جدید نے مندرجہ ذیل ضلعی جماعتوں کے امراء کرام کو جماعت وار حسابات بنا کر بھجوا دئے ہیں - مہربانی فرما کر سال رواں کا باقی ماندہ چندہ وصول فرما کر جلد بھجوا دیں - جزاھم اللہ تعالےٰ -

ضلع سرگودھا - گجرات - جہلم - جھنگ - ملتان - بہاولپور - مظفرگڑھ - بہاولنگر اور رحیم یار خاں -

کچھ ایسی جماعتیں بھی ہیں جنہوں نے نہ ابتک کوئی وعدہ ارسال کیا ہے اور نہ ہی چندہ - اس لئے ایسی جماعتوں کے عہدیداروں کو اس طرف جلد توجہ کرنی چاہیئے - ایسا نہ ہو کہ غفلت کی وجہ سے ان کی جماعت کے احباب ثواب سے محروم ہو جائیں - خداوند کریم رحم فرمائے اور ہماری غفلتوں کو دور فرما کر خدمت دین کی توفیق عطا فرمادے - آمین -

(ناظم مال وقف جدید)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے والد محترم صوفی محمد عبد اللہ صاحب پیپیپن ڈاٹل سیکر دارالرحمت ربوہ پر فالج کا اچانک شدید حملہ ہوا ہے۔ احباب ان کی کامل صحت یابی کیلئے دعا فرمائیں۔ (محمد اکرم ابن صوفی محمد عبد اللہ صاحب پیپیپن ڈاٹل سیکر ربوہ)

(۲) صوفی کریم بخش صاحب زیروی کی اہلیہ صاحبہ دل کی تکلیف سے بیمار چلی آرہی ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (ہیڈ ماسٹر نذیر احمد ٹی آئی سکول ربوہ)

(۳) خاکسار کے ماموں کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ آجکل طبیعت زیادہ ناساز ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (محمود عارف خاسم کارکن دفتر بیت المال۔ ربوہ)

(۴) میرا لڑکا لطف الرحمٰن ناز بعارضہ ٹائیفائڈ عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین (والدہ لطف الرحمٰن ناز از فورٹ سنڈیمن)

(۵) برادرم عزیز منور شمیم خالد نے امسال ایم اے (پولیٹیکل سائنس) کا امتحان دیا ہوا ہے۔ نتیجہ عنقریب نکلنے والا ہے۔ احباب جماعت سے نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ناصر احمد خالد المختار لمیٹڈ پوسٹ بکس ۹۳ راولپنڈی)

(۶) میری والدہ صاحبہ دو ہفتہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (ادریس احمد بشیر۔ ربوہ)

(۷) برادرم چوہدری نور عالم صاحب ساکن ۲۶۴ کوٹ موجدین ضلع گجرات کی دیر عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (عبد العزیز ڈینس شاہد ربی رنڈ بہاؤالدین ضلع گجرات)

(۸) خاکسار قریباً ڈیڑھ سال سے بیمار ہے نیز میری والدہ صاحبہ بھی صاحب فراش ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے (نذیر احمد خادم چک ۱۸۴ ۷-R ضلع بہاولنگر)

۴۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا کوئی اور آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۱۹ جولائی ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ:۔ ناصرہ بیگم۔
گواہ شد۔ نعمت اللہ خاں خاوند موصیہ
گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضرور مع تفصیل سے آگاہ فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۲۴۷:۔ میں کرم الٰہی ولد چوہدری اللہ بخش قوم آرائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۷۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک پیٹھان ڈاکخانہ عادل گڑھ ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۴/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائیداد غیر منقولہ اراضی زرعی چاہی رقبہ ۷ گھماؤں واقع موضع چک پیٹھان میں مستقل الاٹ ہے۔ جس کے حقوق ملکیت مجھے حاصل ہیں اس اراضی کی موجودہ مالیت ۷۰۰۰/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ ایک مکان مقبوضہ اندازاً رقبہ تین مرلہ میں مکانیت خام مالیت تقریباً ۲۰۰/- کل سات ہزار دو صد روپے ہے میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد حصہ جائیداد داخل خزانہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع جو بھی ہوگی مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ مندرجہ بالا جائیداد کی مالیت کا ۱/۱۰ حصہ بالاقساط زندگی میں ادا کر دوں گا۔

العبد:۔ کرم الٰہی نشان انگوٹھا چک پیٹھان ضلع گوجرانوالہ
گواہ شد:۔ غلام رسول معلم اصلاح و ارشاد چک پیٹھان ضلع گوجرانوالہ۔
گواہ شد:۔ عبد الغنی ولد نبی بخش صدر جماعت چک پیٹھان ضلع گوجرانوالہ۔

نمبر ۱۶۲۴۸:۔ میں نواب بی بی زوجہ مستری چراغدین صاحب قادر آبادی قوم جٹ پیشہ دکاندار عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن دارالرحمت فیکٹری ایریا ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۷/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر مبلغ یکصد روپیہ ہے جو کہ بذمہ خاوند ہے اس کے علاوہ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں مذکورہ ایک سو روپیہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اس سو روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ نیز اگر میں اسکے بعد کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا کروں تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ مالک ہوگی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ اس کے بعد میں جو جائیداد یا آمد پیدا کروں گی۔ اس کی اطلاع دفتر وصیت کو دیتی رہوں گی۔ اور بعد وفات میرے ترکہ کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی تحریر لکھدی ہے کہ تا بوقت ضرورت کام آئے۔

العبد:۔ نشان انگوٹھا۔ نواب بی بی موصیہ اہلیہ مستری چراغ الدین صاحب ۱۵/۷/۶۱
گواہ شد:۔ ذکاء اللہ سیکرٹری مال دارالرحمت فیکٹری ایریا ربوہ۔
گواہ شد:۔ نشان انگوٹھا: مستری چراغدین صاحب خاوند موصیہ۔ ۱۵/۷/۶۱۔

نمبر ۱۶۲۴۹:۔ میں ناصرہ بیگم زوجہ چوہدری نعمت اللہ خاں صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن معرفت چوہدری نعمت اللہ خاں صاحب حسین ٹیکسٹائل ملز لانڈھی کراچی ۳ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ جولائی ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

۱۔ میرا حق مہر مبلغ پانچ صد روپیہ بذمہ خاوند ۵۰۰/- ہے ۲۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے

۱۔ چوڑیاں طلائی	۱۲ عدد	وزن	۱۲ تولہ
۲۔ گلوبند	۲	"	۱۰ "
۳۔ جھمکے	۱	جوڑی	۲ "
۴۔ انگوٹھیاں	۴	"	۲ "
۵۔ ٹکہ	۱	عدد	۱ "
۶۔ کڑے	۱	جوڑی	۴ "

جملہ وزن ۳۱ تولہ قیمت ۳۲۵۵/۰۰۰ روپے

ربوہ کے جلسہ سیرۃ النبیؐ میں علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

بقیہ صفحہ اوّل

اور آپ کے نہایت ارفع و اعلیٰ مقام اور فہم و ادراک سے بالا شان اور عالم انسانیت پر آپ کے عظیم الشان احسانات پر نہایت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی۔

آخر میں صدر جلسہ محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے احادیث نبویؐ کی روشنی میں واضح کیا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ دنیا کی تمام قومیں آپؐ سے برکت حاصل کریں گی۔ یہ وعدہ صدر اول میں بھی نہایت شان سے پورا ہوا اور اب اس آخری زمانہ میں بھی پورا ہوگا یہاں تک کہ دنیا کی تمام قومیں آپ پر ایمان لا کر آپ کی غلامی میں داخل ہو جائیں گی۔ اور آپ پر درود بھیجنے میں فخر محسوس کریں گی۔ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ کا مطالعہ کرنے اور پھر اس کی روشنی میں اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں صاحب صدر محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے دعا کرائی اور یہ بابرکت جلسہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

دوران جلسہ میں بہت سے احباب نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بعض بزرگان سلسلہ کا نعتیہ کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ چنانچہ عزیز محمد لیسین (ابن محمد یعقوب صاحب خوشنویس) نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

اور مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب کارکن نظارت امور عامہ نے محترم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کی نظم ؎

مدینہ کے والی سلامٌ علیک

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائیں۔

لیڈر

(بقیہ صت ۲)

الغرض افریقہ کا آئندہ مذہب اسلام ہوگا یا عیسائیت اس کا جواب دینا بہت بڑی حد تک جماعت احمدیہ کی ذمہ داری ہے۔ اور یہ فرض ہر احمدی کا ہے کہ وہ تحریک جدید کو جس کے ذریعہ اور نگرانی میں جانثار مبلغین یہ جہاد اکبر کر رہے ہیں زیادہ سے زیادہ مضبوط بنائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ابھی ہم آٹے میں نمک کے برابر بھی کام نہیں کر پائے۔ ہمارا مقابلہ ایسی قوم سے ہے جس کے پیچھے یورپ کی بڑی بڑی حکومتیں اور ایسے متمول اور مخیر لوگوں کا ہاتھ ہے جو ماڈرن ذرائع پر پورا پورا تصرف رکھتے ہیں اور جو تنظیم میں آج اپنی نظیر نہیں رکھتے۔ احمدیوں کے پاس صرف قرآن کریم کی آیات ہیں لیکن یہ آیات اس قادر مطلق کا کلام ہے جس کی طاقت کے سامنے یورپ ایسی اقوام کی کروڑوں طاقتیں ایک تنکا کی حیثیت نہیں رکھتیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہمارے لئے جو بڑی سے بڑی مشکل ہے وہ اشاعت کے لئے مالی امداد کی ضرورت ہے یہ تو تم یاد رکھو کہ آخر خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ خود اپنے ہاتھ سے اُس نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے وہ خود ہی اس کا حامی و ناصر ہے لیکن وہ چاہتا ہے کہ اپنے بندوں کو ثواب کا مستحق بنا دے۔ اس لئے نبیوں کو مالی امداد کی ضرورت ظاہر کرنی پڑتی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مدد مانگی اسی طرز پر جو منہاج نبوت کی طرز ہے۔ ہم بھی اپنے دوستوں کو سلسلہ کی ضروریات سے اطلاع دیا کرتے ہیں مگر میں پھر یہی کہوں گا کہ اگر ہم کچھ روپیہ بھی اشاعت اسلام کے لئے جمع کر لیں تو یہ تو ظاہر بات ہے کہ اس قدر نہیں کر سکتے جس قدر پادریوں کے پاس ہے اور اگر اتنا بھی کر لیں تو بھی میرا ایمان یہی ہے کہ فتح اسی کو ملتی ہے جس سے خدا خوش ہو اس لئے ضروری امر یہ ہے کہ ہم اپنے اخلاق اور اعمال میں ترقی کریں اور تقویٰ اختیار کریں تاکہ خدا تعالیٰ کی نصرت اور محبت کا فیض ہمیں ملے۔ پھر خدا کی مدد کو لے کر ہمارا فرض ہے اور ہر ایک ہم میں سے جو کچھ کر سکتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ ان حملوں کے جواب دینے میں کوئی کوتاہی نہ کرے۔ ہاں جواب دیتے وقت نیت یہی ہو کہ خدا تعالیٰ کا جلال ظاہر ہو۔"

(الحکم جلد ۵ نمبر ۲۰-۲۲ پرچہ ۱۹۰۱ء)

پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ لاہور ڈویژن

ٹینڈر نوٹس

۶۲-۱۹۶۱ء کے دوران درج ذیل زون ورکس کے لئے ترمیم شدہ شیڈول کی بنیاد پر مع لیبر اور میٹریل کے شرح فیصد نرخ کے سربمہر ٹینڈر مقررہ فارم پر جو ایک روپیہ فی فارم کی ادائیگی پر ۵ ستمبر ۱۹۶۱ء کے ساڑھے گیارہ بجے تک اس دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں زیر دستخطی درج بالا تاریخ کے ساڑھے بارہ بجے تک وصول کریں گے جو اسی دن ساڑھے بارہ بجے برسرعام کھولے جائیں گے۔

کام	زرضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا۔
ورکنگ زون سب ڈویژن نمبر ۲۔ لاہور (ا) زون نمبر ۲ آئی او ڈبلیو/۳ لاہور کے سیکشن میں مشتمل بر لاہور والٹن ٹریننگ سکول اور لاہور واہگہ سیکشن۔	-/۱۰۰۰ روپے
ب۔ زون نمبر ۲۔ آئی او ڈبلیو/۴ مغلپورہ کے سیکشن میں۔ مشتمل بر سی اینڈ ڈبلیو شاپس، پاور ہاؤس اور رہائشی کالونیز۔	-/۱۰۰۰ روپے

۲۔ صرف وہی ٹھیکیداران ٹینڈر دیں جن کے نام منظور شدہ فہرست میں درج ہوں جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے ٹھیکیداروں کی فہرست میں موجود نہیں ہیں انہیں ۵ ستمبر ۱۹۶۱ء سے پہلے اپنے نام درج کروا لینے چاہئیں۔ (۳) مفصل شرائط اور ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹ زیر دستخطی کے دفتر میں کسی بھی کام کے دن دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے انتظامیہ سب سے کم نرخ کے یا کسی بھی ٹینڈر کو منظور کرنے کی پابند نہیں۔ ٹھیکیداروں کا فائدہ اسی میں ہے کہ وہ زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پاکستان ریلوے لاہور کے پاس ۵ نمبر ۱۹۶۱ء سے پہلے جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداروں کو چاہیئے کہ وہ پرسنٹیج ریٹ پورے روپوں میں تحریر کریں کسر والے نرخ مسترد کر دئے جا سکتے ہیں۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور)

محترم مرزا عنایت اللہ صاحب کی وفات

(بقیہ صفحہ اول)

جہاں ساڑھے نو بجے صبح جلسہ سیرۃ النبیؐ کے اختتام پر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ممبران اسٹاف طلبہ اور دیگر اہل ربوہ بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں مرحوم کی نعش کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دعا کرائی۔

مکرم مرزا عنایت اللہ صاحب مرحوم بہت مخلص نیک اور صالح نوجوان تھے اور بہت اخلاص اور محنت کے ساتھ اپنے فرائض بجا لاتے تھے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم مرزا سلام اللہ صاحب آف قادیان حال چنیوٹ کے فرزند تھے گزشتہ کئی ماہ سے معدے کی تکلیف میں مبتلا تھے جس نے بعد ازاں استسقا کی صورت اختیار کر لی۔ پچھلے دنوں میو ہسپتال لاہور میں پیٹ کا اپریشن ہوا۔ اس کے چند روز بعد آپ وفات پا گئے۔ آپ نے ایک لڑکی اور دو لڑکے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں آپ کے درجات بلند کرے اور آپ کے پسماندگان اور بالخصوص بچوں کا حامی و ناصر ہو آمین۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت چوہدری محمد حسن صاحب افسر مال باختیارات اسپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ فک الرہن موضع ٹھٹھہ کوٹلہ تحصیل جھنگ

شہادت خان۔ احمد خان پسران خانم قوم ہوچ سکنہ ٹھٹھہ کوڑیجانہ تحصیل جھنگ

بنام

کرم چند۔ رام سروپ۔ ہربنس لال پسران قادر چند پرکاش چند۔ چندر۔ ہرنش چند پسران لادھا کرشن وغیرہ غیر مسلم حال بھارت۔

درخواست فک الرہن کھاتہ نمبر ۳۳ کا ۱/۳ حصہ بقدر ۵ کنال۔

مندرجہ بالا میں کرم چند وغیرہ فریق دوم غیر مسلم ہیں جو کہ اب ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۸/۹/۶۱ کو بوقت ۷½ بجے صبح بمقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کاروائی یکطرفہ کی جاوے گی۔

آج مورخہ ۱۹/۸/۶۱ بثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم